چند مہینوں سے بتقاضائے عمر ان میں ضعف و اضمحلال بہت زیادہ پیدا ہوگیا تھا۔ لیکن اس پر بھی کچھ نہ کچھ لکھتے پڑھتے رہتے تھے۔ طبعًا بڑے خوش مزاج اور شریف و با اخلاق انسان تھے۔ اس کا افسوس عمر بھر رہے گا کہ پچھلے دنوں نظیر اکبرآبادی پر ایک مقالہ لکھنے کی فرمائش کے سلسلہ میں آگے پیچھے ان کے دو خط بڑے شدید تقاضا اور اصرار کے آئے لیکن مصروفیتوں کے باعث تعمیل نہ ہوسکی۔ اللہ تعالیٰ دونوں کو مغفرت و بخشش کی نعمتوں سے سرفراز فرمائے۔ آمین۔

---

۱۹ ستمبر کی مرکزی حکومت کے ملازمین کی اسٹرائک کہنے کو تو ایک دن کی اسٹرائک تھی لیکن جہاں تک تار اور ڈاک کے محکمہ کا تعلق ہے اس کے اثرات اور نتائج کم و بیش دو ہفتہ تک محسوس ہوتے رہے اور پھر بھی نہیں کہا جا سکتا کہ کتنے اہم خطوط، رجسٹریاں اور منی آرڈر اس ہنگامۂ فتنہ و شر کی نذر ہوگئے۔ سب سے بڑی مصیبت جس کا کوئی علاج نہیں ہے، یہ ہے کہ ملک میں ضبط و نظم دو ہی صورتوں میں قائم رہ سکتا ہے۔ ایک یہ کہ عوام و خواص میں خود قانون کے احترام اور شہری زندگی کے فرائض و واجبات کا احساس ہو اور اگر یہ نہ ہو تو دوسری صورت یہ ہے کہ حکومت لوگوں کو قانون کے احترام پر مجبور کر سکے اور بدقسمتی سے یہاں نہ یہ ہے اور نہ وہ! حکومت آرڈی نینس بناتی اور زبانی دعوے سب کچھ کرتی ہے لیکن اپنا کہا کر کے نہیں دکھا سکتی۔ اس لئے صورتِ حال روزانہ بد سے بدتر ہوتی جا رہی ہے اور اس کا انجام کیا ہوگا؟ یہ ان لوگوں سے مخفی نہیں ہے جن کے سامنے تاریخ عالم کے صفحات کھلے ہوئے ہیں۔ بہرحال ہمیں تو کہنا یہ ہے کہ جن خریداروں کے پاس ستمبر کا برہان نہ پہنچا ہو یا جن حضرات کو ان کے خطوط کا جواب یا بعض مراسلات کی رسید نہ ملی ہو وہ یہ سمجھ لیں کہ اس میں ہمارے دفتر کا قصور نہیں ہے۔